God does not positively will the diversity of religions. He simply allows this diversity in his permissive will in order to give people free will

Fr. Steven Scherrer, MM, Th.D.
www.DailyBiblicalSermons.com

Homily of the 31st Sunday of the Year, October 31, 2021
Deuteronomy 6:2-6; Psalm 17; Hebrews 7:23-28; Mark 12:28b-34

خُدامذاہب کے مابین مثبت طور پر اپنی مرضی سے تنوع پیدا نہیں کرتا۔ وہ لوگوں کو اپنی مرضی کا مذہب اپنانے کے لئے اپنی آزاد مرضی سے اِس تنّوع کی اجازت دیتا ہے

فادر سٹیون سکرر، ایم ایم، ٹی ایچ ڈی

www.DailyBiblicalSermons.com

سال کے 31ویں اتوار کا وعظ، 31 اکتوبر، 2021

تثنیہ شرع 6 :2۔6؛ مزمُور 17 :عبرانیوں 7 :23۔28؛ مرقس 12 :28ب۔34

"اور فقیہوں میں سے ایک نے اُن کا مباحثہ سُنا اور جان کر کہ اُس نے اُنہیں خوب جواب دیا تو پاس آ کر اُس سے پاچھا کہ سب سے پہلا حکم کونسا ہے؟ یسوع نے جواب دیا کہ پہلا یہ ہے۔" سُن اے اسرائیل۔ کہ خداوند ہمارا خدا اہی خداوند ہے۔ پس تو خداوند اپنے خدا کو اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان سے اور اپنی ساری عقل اور اپنی ساری طاقت سے پیار کر"۔ اور دوسرا یہ کہ " تو اپنے ہمسائے کو اپنی مانند پیار کر" اِن سے بڑا اور کوئی حکم نہیں۔ اور فقیہہ نے اُس سے کہا۔ کیا خوب اے اُستاد۔ تو نے سچ کہا ہے کہ وہ ایک ہی ہے اور کہ اُس کے سوا اور کوئی نہیں۔ اور کہ اُسے سارے دل اور ساری عقل اور ساری طاقت سے۔ اور اپنے ہمسائے کو اپنی مانند پیار کرنا سب سوختنی قربانیوں اور ذبیحوں سے افضل ہے۔ اور جب یسوع نے دیکھا کہ اُس نے عقلمندی سے جواب دیا تو اُس سے کہا تو خدا کی بادشاہی سے دور نہیں۔ اور بعد اس کے کسی نے اُس سے سوال کرنے کی جرات نہ کی" (مرقس 12: 28- 34)۔

آج ایک صدوقی یسُوع سے بشری زندگی کی بابت ایک اَہم سوال پوچھتا ہے۔ وہ پوچھتا ہے سب سے پہلا حکم کون سا ہے۔" وہ واقعی انسان کے وجود کے بنیادی مقصد کا ایک مختصر بیان مانگ رہا تھا" (ولیم میکڈونلڈ، ایماندار بائبل کمنٹری (تھامس نیلسن، 1989)، صفحہ 1353)۔ اور جواب جو یسُوع دیتا ہے وہ کافی تسلی بخشتا ہے اُس سوال کو جو انسان کے بُنیادی مقصد کے مفہوم کی بابت اور ہمیں کیسے رہنا ہے۔ یسُوع جواب دیتا ہے کہ پہلا حکم ہے،" پس تو خداوند اپنے خدا کو اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان سے اور اپنی ساری عقل اور اپنی ساری طاقت سے پیار کر" (مرقس 12: 30)۔

یہ حکم ہمیں تعلیم دیتا ہے کہ خُدا سے بڑھکر زِندگی میں کوئی اور چیز نہیں ہے، اور پس ہمیں اِس طرح رہنا چاہیئے کہ یہ اُن سَب پر عیّاں ہو جو ہمیں دیکھتے ہیں۔ مگر اگر ہم ہر وقت سطحی، فضول دُنیاوی تفریحات اور سرگرمیاں کرتے ہیں کہ دُنیاوی طریقے سے وقت گُزرے، تو پھر ہم خُدا کے نہایت اہم حکم کے موافق نہیں رہ رہے ہیں، اور اِس لئے، ہم اُس طریقے سے نہیں رہ رہے جس طرح خُدا چاہتا ہے کہ ہم رہیں۔

تو پھر نتیجہ یہ ہو گا کہ ہم ناخوش ہونگے، کیونکہ ہم اُس شخص کے ارادوں اور ہدایات کے خلاف رہ رہے ہیں جس نے ہمیں بنایا ہے۔ خُدا کا کلام (بائبل) کس طرح یہ مشن (بشری انسان) کو اپنے بنانے والے (خُدا) کی مرضی کے موافق چلنا ہے کا ہدایت نامہ ہے۔ خُدا کے برعکس چلتے کوئی بھی خوش نہیں رہ سکتا ہے۔ کوئی شخص ایک خواہش سے دوسری خواہش کی طرف جا سکتا ہے، اور بلاشُبہ، جب وہ کسی خوشی میں شامل ہوتا ہے جس کا وہ تجربہ کر رہا ہے، وہ خوشی کا تجربہ کر رہا ہے۔۔۔ حتیٰ کہ شدید خوشی کا۔۔ مگر وہ بعد ازاں پریشان ہو جاتا ہے، مُجرم محسوس کرتا ہے، اور ضمیر اُسے دن رات ملامت کرتا ہے کیونکہ وہ اپنے خالق کے ہدایت نامہ کے مطابق زندگی بسر نہیں کر رہا۔

آج کی انجیل مُقدس نہایت اہم اُصولوں کو ظاہر کرتی ہے جو خُدا نے ہمیں زندگی بسر کرنے کے لئے دیئے ہیں۔ پس، اگر تُم خُوش رہنا چاہتے ہو، تو اپنے خالق کے مُوافِق چلو، خاص طور پر اپنے خالق سے اپنے سارے دل، ساری جان اور ساری طاقت سے پیار کرو۔ اگر تُم ایسا کرتے ہو، تو تُم خُدا کے پیار میں یکجادل سے زندگی بسر کرو گے، اور یہی وہ تصور ہے جس کے مطابق خُدا چاہتا ہے کہ ہم رہیں جتنا کہ ہم رہ سکتے ہیں، اپنی ذمہ داریوں کو پُورا کرتے ہُوئے۔ اِسی وجہ سے تجردی زندگی میں ایک اعلیٰ مقام ہے جو کہ بیاہ سے بڑھکر ہے (1 قُرنتیوں 7: 32۔35، 38۔40)، کیونکہ یہ ہمیں اِس لائق بناتی ہے کہ ہم خُدا کے پیار میں یکدل رہیں۔ یہ ہمیں اِس لائق بناتی ہے کہ ہم خُدا کے نہایت اہم حکم خُدا کو اپنے سارے دل سے پیار کرنا پر حقیقی، اصلی اور کامل طور پر عمل کریں۔

ہم یہ بھی غُور کرتے ہیں کہ جب یسُوع نہایت اہم حکم ظاہر کرتا ہے، تو وہ یہ کہتے اِسے متعارف کرواتا ہے " سُن اے اسرائیل۔ کہ خداوند ہمارا خدا ہی خداوند ہے۔ پس تو خداوند اپنے خدا کو اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان سے اور اپنی ساری عقل اور اپنی ساری طاقت سے پیار کر" (مرقس 12: 29)۔ یہ ایسی چیز ہے جو آج ہمارے لئے بہُت اہم ہے، اور ہمیں اِس پر زُور دینے کی ضرورت ہے، کیونکہ تنوع کا روادار ہونے اور دوسروں کے مذاہب اور سماج کو قبول کرنے کی اپنی جدید خُواہش میں، ہم بائبل میں نازل خُدا کے بُنیادی ظُہور سے گُمراہ ہو سکتے ہیں اور بصیرت کھو سکتے ہیں کہ کس طرح خُدا چاہتا ہے کہ غیر قوم کی طرف دیکھیں۔

ہمارے دور کی اہم نقصان دہ اور بڑی غلطیوں میں سے ایک غلطی غلط عقیدہ کہ خُدا اپنی مرضی سے مذاہب میں تنوع چاہتا ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ خُدا اصناف کے مابین تنوع اپنی مرضی سے چاہتا ہے کیونکہ اُس نے جان بوجھ کر ہمیں نرو ناری پیدا کیا ہے۔ اُس نے ہمیں ایسے ہی گمراہ ہونے اور نرو ناری نہیں ہونے دیا۔ اُس نے ہمیں اُس طرح پیدا کیا جس طرح وہ اپنی مرضی سے چاہتا تھا کہ ہم ہو۔

مگر خُدا نے جھُوٹے مذاہب نہیں بنائے جو جھُوٹے، فرضی اور بے وجود خُداؤں کی پرستش کرتے ہو۔ اُس نے لوگوں کو صرف حکم دیا، اپنی اجازت دینے والی مرضی سے، اپنی اپنی راہ اپناؤ، کیونکہ وہ اُنہیں آزاد مرضی دینا چاہتا تھا، اور اُنہوں نے گُمراہ ہونے اور غیر معبودوں کی پرستش کرنے میں اپنی آزاد مرضی استعمال کی۔ خُدا نے واضح ظاہر کیا کہ وہ شرک اور بدکاری نہیں چاہتا ہے۔ ہم بائبل کو پہلے صفحے سے لے کر آخری صفحہ تک دیکھے اور ہم دیکھے گے کہ ہم جھُوٹے خُداؤں کی خدمت نہیں کرتے اور نہ اُن کے آگے جھکتے ہیں۔

اِس پر آج زُور دینے کی ضرورت ہے، کیونکہ اگر ہم ایمان رکھتے ہیں کہ خُدا اپنی اجازت دینے والی مرضی سے مذاہب کے مابین تنوع چاہتاہے، تو پھر مشنری مسیحیت کی طرف لوگوں کو راغب کرنے کی کوشش کرتے خُدا کی مرضی کے خلاف کام کر رہے ہیں۔ کیا یہ خُدا کی مرضی کے خلاف جاتے لوگوں کو مسیح کی طرف راغب کرنا ہوگا اگر یہ درست ہے کہ وہ اپنی اجازت دینے والی مرضی سے مذاہب میں تنوع چاہتاہے؟

پس، اگر ہم تنوع میں اتنے شامل ہیں کہ ہم ایمان رکھتے ہیں کہ خُدا اپنی مرضی سے چاہتا کہ لوگ بتوں کی پرستش کریں، تو پھر مشنری دیسی مذاہب کو پریشان کرتے اور کمزور کرتے گُناہ کر رہے ہیں جو کہ خُدا اپنی مرضی سے چاہتاہے کہ وہ رکھیں۔ پس مشنری مذہبی سامراجی بنتے ہوئے خُدا کو ناراض کر رہے ہیں۔ پس، تُم آج ایسے لوگوں سے ملتے ہو جنہیں ہمیں کبھی مذہب کی طرف راغب کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے، کیونکہ یہ خُدا کی جازت دینے والی مرضی کو پریشان کرے گی۔

جب ہم اِس بات کو اِس نظریہ سے دیکھتے ہیں، تو ہم دیکھتے ہیں کہ یہ نئی مشنری مخالف اور تبدیلی مخالف سوچ کتنی غلط ہے، کیونکہ خُدا نے واضح طور پر ظاہر کیا ہے کہ وہ چاہتاہے کہ مسیحی دیگر غیر قوموں سے لوگوں کو مسیحیت کی طرف راغب کریں۔ جی اُٹھے یسوع نے کہا ہے " پس تم جاکر سب قوموں کو شاگرد بناؤ۔ اور باپ اور بیٹے اور روح القدس کے نام سے اُنہیں بپتسمہ دو۔ اور اُنہیں یہ تعلیم دو کہ اُن سب باتوں پر عمل کریں جن کا میں نے تمہیں حکم دیا ہے۔ اور دیکھو میں دنیا کے آخر تک ہر روز تمہارے ساتھ ہوں "(متی 28: 19- 20)۔ ہم مسیحیت میں لوگوں کو راغب کئے بغیر دیگر غیر قوموں سے لوگوں کو کیسے شاگرد بناسکتے ہیں؟ یہ خُدا کی اجازت دینے والی مرضی ہے کہ ہم غیر قوموں سے لوگوں کو مسیحیت میں راغب کریں۔

پس ہمیں بائبل جو خُدا کا الٰہی کلام ہے میں خُدا جو خود نازل کرتا ہے پر نگاہ کرتے درست نظریہ حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ وہ ہمیں آج کی اِنجیل مُقدس میں بتاتاہے " خداوند ہمارا خدا ہی خداوند ہے۔ پس تو خداوند اپنے خدا کو اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان سے اور اپنی ساری عقل اور اپنی ساری طاقت سے پیار کر "(مرقس 12: 29- 30)۔ تُم اپنے سارے دل سے کیسے ایک خُدا سے پیار کرسکتے ہو، جب کہ اُسی وقت جھوٹے خُداؤں کی پرستش کی حوصلہ افزائی کرتے ہو یہ کہتے کہ خُدا مذاہب میں جازت دینے والی مرضی چاہتاہے؟ یہ خُود متضاد رویہ ہے۔

بڑا حکم یہ ہے کہ خُدا ایک ہے اور ہمیں کسی اور خُدا کی عبادت نہیں کرنی صرف اُسی کی، اور ہمیں اپنے سارے دل سے اُس کی عبادت کرنی ہے، دیگر غیر معبودوں کی پرستش ترک کرکے۔ اِس کے علاوہ، یہ بھی ہے، پہلا حکم یہ ہے " میں خداوند تیرا خدا ہوں جو تجھے مُلکِ مصر یعنی جائے غلامی سے نکال لایا۔ تیرے لئے میرے حضور کوئی دوسرا معبود نہیں۔ تو اُنہیں سجدہ نہ کرنا اور نہ اُن کی خدمت کرنا۔ کیونکہ میں خداوند تیرا خدا، خدائے غیور ہوں "(خروج 20: 2- 3، 5)۔

مگر اِس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ مشنریوں کو لوگوں کے مذہب سے مکمل طور پر بے خبر رہنا چاہیئے۔ اُن کے مذاہب کا علم لوگوں کی مذہبی غلطیوں کی زیادہ کامیابی سے تردید میں اور الٰہی نازل مذہب، واحد مذہب ۔۔ مسیحیت جس کی خُدا پیروی کی جازت دیتاہے کی سچائی کی طرف اُنہیں تبدیل کرنے میں مشنریوں کے لئے مددگار ہوسکتاہے۔ مشنری مسیحی مذہب اور اخلاقیات کی احسن طریقے سے مُنادی کرسکتاہے اگر وہ لوگوں کے مقامی عقیدوں کو جانتاہو۔ وہ الٰہی ظہور اور جھوٹے عقیدوں کے مابین تیز فرق کرسکتاہے اگر وہ جانتاہے کہ مسیحی تعلیم کا موازنہ کن جھوٹے عقائد سے کرنا ہے۔